بسم اللہ الرحمن الرحیم

سلسلہ دروسِ رمضان (17)

استغفار کی دعائیں

استغفار کا معنی ومفہوم:

استغفار کا مطلب ہے: بخشش طلب کرنا۔ ابن منظور لکھتے ہیں کہ مغفرت کا اصل مطلب ڈھانپنا اور پردہ ڈالنا ہے۔ چونکہ بندہ اللہ تعالیٰ سے یہ التجا کرتا ہے کہ میرے گناہ کو ڈھانپتے اور اس پر پردہ ڈالتے ہوئے مجھے معاف کر دے، اس لیے اس کو استغفار کہا جاتا ہے۔

اصطلاحی مفہوم یہ ہے کہ بندہ اپنے قول اور عمل کے ذریعے اللہ تعالیٰ سے اپنے گناہوں کی مغفرت مانگے۔

امام خطابی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: اللہ کی صفت غفّار کا مطلب یہ ہے کہ ایسی ذات جو بندے کی یکے بعد دیگرے نافرمانیوں پر اسے بار بار معاف کرے، جب بھی بندہ گناہ کا تکرار کرتا ہے اللہ تعالیٰ مغفرت کا تکرار کرتا ہے۔

شأن الدعاء للخطابی: 52، 53

نبی کریم ﷺ کا عمل مبارک:

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا:

((وَاللهِ اِنِّیْ لَأَسْتَغْفِرُ اللهَ وَأَتُوْبُ اِلَیْهِ فِی الْیَوْمِ أَكْثَرَ مِنْ سَبْعِیْنَ مَرَّةً))

''اللہ کی قسم! میں دن میں ستر سے زیادہ مرتبہ اللہ تعالیٰ سے استغفار اور اس کی طرف توبہ کرتا ہوں۔''

صحیح البخاری: 6307

استغفار کی اہمیت اسی سے دوچند ہو جاتی ہے کہ جب وہ ہستی کہ اللہ تعالیٰ نے جن کے اگلے پچھلے اور ظاہری و پوشیدہ تمام گناہ معاف فرما دیے ہیں، ایک دِن میں ستر سے زیادہ بار استغفار کرتی ہے تو پھر ہم ایسے سیاہ کاروں کو اس کو کس قدر اہتمام کرنا چاہیے؛ جو گناہوں کی دلدل میں سر تا پا دھنسے ہوئے ہیں۔

یاد رکھیں! جو بندہ گناہ ہو جانے پر استغفار نہیں کرتا اللہ تعالیٰ اس کے دِل کو سیاہ کر دیتا ہے، پھر بالآخر وہ دِل بند ہو جاتا ہے، یعنی مسلسل گناہوں کے ارتکاب اور اللہ کی طرف رجوع نہ کرنے کی وجہ سے اس کا دِل احساسِ گناہ سے ہی محروم ہو جاتا ہے اور اس پر ہدایت اثر نہیں کرتی۔ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((إِنَّ الْمُؤْمِنَ إِذَا أَذْنَبَ ذَنْبًا كَانَتْ نُكْتَةً سَوْدَاءَ فِي قَلْبِهِ، فَإِنْ تَابَ وَنَزَعَ وَاسْتَغْفَرَ صُقِلَ مِنْهَا قَلْبُهُ، وَإِنْ زَادَ زَادَتْ حَتَّى يُغْلَقَ بِهَا قَلْبُهُ)).

''مومن جب کوئی گناہ کرتا ہے تو اس کے دِل میں ایک سیاہ دھبّہ لگ جاتا ہے، پھر اگر وہ توبہ کر لے، گناہ چھوڑ دے اور اللہ تعالیٰ سے استغفار کرے تو اس کے دِل سے وہ دھبّہ صاف کر دیا جاتا ہے، لیکن اگر وہ مزید گناہ کرتا جائے تو وہ دھبّہ بھی بڑھتا جاتا ہے، یہاں تک کہ اس کی وجہ سے اس کا دِل بند کر دیا جاتا ہے۔''

سنن الترمذی: 3334، سنن ابن ماجہ: 4244

یہی وہ زنگ ہے جس کا ذِکر اللہ نے قرآن میں فرمایا ہے:

{كَلَّا بَلْ رَانَ عَلَى قُلُوبِهِمْ مَا كَانُوا يَكْسِبُونَ} [المطففين: 14]

''ہرگز نہیں، بلکہ دراصل ان لوگوں کے دِلوں پر ان کے بُرے اعمال کا زنگ چڑھ گیا ہے۔''

اگر بندہ گناہ کے بعد استغفار کر لے تو اللہ تعالیٰ اس کے دِل کے زنگ کو مٹا دیتا ہے اور اس کی جگہ ایمان کی چاشنی بھر دیتا ہے لیکن جو شخص گناہ پہ گناہ کرتا جائے مگر استغفار کی جانب التفات ہی نہ کرے تو اس کے دِل کی سیاہی بھی بڑھتی ہی چلی جاتی ہے اور اس حد کو جا پہنچتی ہے کہ پھر اس پر نیکی کی کوئی بات اثر نہیں کرتی اور وہ ایمان کی چاشنی سے کوسوں دُور چلا جاتا ہے۔

استغفار کے لیے شرعاً کوئی کلمات مقرر نہیں ہیں کہ اگر وہی پڑھے جائیں گے تو استغفار قبول ہوگی بلکہ اللہ کی رحمت تو اس قدر وسیع ہے کہ بندہ اگر عربی کے بجائے اپنی زبان میں بھی گناہوں کی بخشش کی دعا مانگ لے تو تب بھی نامراد نہیں رہتا۔ البتہ اگر قرآن و حدیث میں ذکر ہونے والے کلماتِ استغفار کو اختیار کیا جائے تو یقینا یہ بڑی فضیلت و افادیت کے باعث ہوں گے، کیونکہ ان سے افضل کلمات کوئی نہیں ہو سکتے۔

ان کلمات اور دعاؤں کی لفظی جامعیت اور معنوی بلاغت ملاحظہ کیجیے:

قرآنِ کریم میں بیان ہونے والی استغفار کی دعائیں:

① رَبَّنَا اغْفِرْ لَنَا ذُنُوبَنَا وَإِسْرَافَنَا فِي أَمْرِنَا وَثَبِّتْ أَقْدَامَنَا وَانْصُرْنَا عَلَى الْقَوْمِ الْكَافِرِينَ [آل عمران: 147]

''اے ہمارے رب! ہمارے گناہ معاف فرما دے اور ہمارے معاملات میں جو ہم سے زیادتیاں ہوئیں انہیں بھی بخش دے اور ہمارے قدم ثابت رکھ، اور کافر قوم کے مقابلے میں ہماری مدد فرما۔''

② رَبَّنَا إِنَّنَا آمَنَّا فَاغْفِرْ لَنَا ذُنُوبَنَا وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ [آل عمران: 16]

’’اے ہمارے رب! ہم ایمان لے آئے ہیں، لہٰذا ہمارے گناہ معاف فرما دے اور ہمیں آگ کے عذاب سے بچا لے۔‘‘

③ رَبَّنَا فَاغْفِرْ لَنَا ذُنُوبَنَا وَكَفِّرْ عَنَّا سَيِّئَاتِنَا وَتَوَفَّنَا مَعَ الْأَبْرَارِ[آل عمران:193]

’’اے ہمارے رب! ہمارے گناہ معاف فرما دے، ہماری برائیاں ہم سے دُور کر دے اور ہمیں نیک لوگوں کے ساتھ موت عطا فرما۔‘‘

④ رَبَّنَا آمَنَّا فَاغْفِرْ لَنَا وَارْحَمْنَا وَأَنْتَ خَيْرُ الرَّاحِمِينَ[المؤمنون:109]

’’اے ہمارے رب! ہم ایمان لے آئے ہیں، لہٰذا ہمیں بخش دے اور ہم پر رحم فرما، اور تو سب رحم کرنے والوں سے بہتر ہے۔‘‘

⑤ رَبَّنَا أَتْمِمْ لَنَا نُورَنَا وَاغْفِرْ لَنَا إِنَّكَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ[التحریم:8]

’’اے ہمارے رب! ہمارے لیے ہمارا نور کامل فرما دے اور ہمیں بخش دے، بلاشبہ تو ہر چیز پر پوری قدرت رکھنے والا ہے۔‘‘

⑥ رَبِّ اغْفِرْ لِي وَلِوَالِدَيَّ وَلِمَنْ دَخَلَ بَيْتِيَ مُؤْمِنًا وَلِلْمُؤْمِنِينَ وَالْمُؤْمِنَاتِ[نوح:28]

’’اے میرے رب! مجھے بخش دے، میرے والدین کو بخش دے، جو ایمان کے ساتھ میرے گھر میں داخل ہوا اسے بھی بخش دے اور تمام ایمان والے مردوں اور عورتوں کو بخش دے۔‘‘

اب احادیث مبارکہ میں بیان ہونے والی استغفار کی دعائیں ملاحظہ فرمائیے:

نبی کریم ﷺ کن الفاظ میں استغفار کرتے تھے:

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے بڑھ کر کسی کو یہ کلمات پڑھتے نہیں دیکھا:

أَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ وَأَتُوبُ إِلَيْهِ

’’میں اللہ تعالیٰ سے گناہوں کی بخشش طلب کرتا ہوں اور اسی کی جناب میں توبہ کرتا ہوں۔‘‘

السنن الکبری للنسائی:10215، صحیح ابن حبان:928

اسی طرح سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ ہم ایک ہی مجلس میں رسول اللہ ﷺ کا ایک سو مرتبہ یہ کلمات پڑھنا شمار کر لیا کرتے تھے:

رَبِّ اغْفِرْ لِي وَتُبْ عَلَيَّ، إِنَّكَ أَنْتَ التَّوَّابُ الرَّحِيمُ

’’اے میرے رب! مجھے بخش دے اور میری توبہ قبول فرما، یقینا تو ہی بہت توبہ قبول کرنے والا، نہایت رحم

فرمانے والا ہے۔‘‘

سنن أبی داود:1516، سنن ابن ماجہ:3814

نبی کریم ﷺ کی تعلیم فرمودہ دعا:

سیدنا خباب بن اَرت رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے پوچھا: اے اللہ کے رسول! میں کیسے استغفار کیا کروں؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: یوں کہا کرو:

اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلَنَا وَارْحَمْنَا وَتُبْ عَلَيْنَا، إِنَّكَ أَنْتَ التَّوَّابُ الرَّحِيمُ

’’اے اللہ! ہمیں بخش دے، ہم پر رحم فرما اور ہماری توبہ قبول فرما، یقینا تو ہی خوب توبہ قبول کرنے والا، بہت رحم فرمانے والا ہے۔‘‘

عمل الیوم واللیلۃ لابن السنی:371

نماز میں پڑھی جانے والی دعا:

سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسولِ کریم ﷺ سے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! مجھے کوئی ایسی دعا سکھا دیجیے جو میں اپنی نماز میں پڑھا کروں۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: یہ پڑھا کرو:

اَللّٰهُمَّ إِنِّي ظَلَمْتُ نَفْسِي ظُلْمًا كَثِيرًا وَّلَا يَغْفِرُ الذُّنُوبَ إِلَّا أَنْتَ، فَاغْفِرْ لِي مَغْفِرَةً مِنْ عِنْدِكَ وَارْحَمْنِي إِنَّكَ أَنْتَ الْغَفُورُ الرَّحِيمُ

’’اے اللہ! میں نے اپنی جان پر بہت زیادہ ظلم کیا ہے اور گناہوں کو تیرے سوا کوئی معاف نہیں کرتا، لہٰذا تو اپنے پاس سے مجھے خاص بخشش عطا فرما اور مجھ پر رحم فرما، یقینا تو ہی بہت بخشنے والا، نہایت رحم کرنے والا ہے۔‘‘

صحیح البخاری:834، صحیح مسلم:2705

گناہوں کی بخشش کا وظیفہ:

سیدنا زید رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے نبی ﷺ کو فرماتے سنا:

((مَنْ قَالَ: أَسْتَغْفِرُ اللهَ الْعَظِيمَ الَّذِي لَا إِلٰهَ إِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّومُ وَأَتُوبُ إِلَيْهِ، غُفِرَ لَهُ وَإِنْ كَانَ فَرَّ مِنَ الزَّحْفِ)).

جس شخص نے یہ پڑھا:

اَسْتَغْفِرُ اللهَ الْعَظِيمَ الَّذِيْ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّومُ وَ اَتُوبُ اِلَيْهِ.

’’میں اس بہت عظمت والے اللہ سے بخشش مانگتا ہوں جس کے سوا کوئی معبود نہیں ہے، وہ ہمیشہ زندہ رہنے

والا اور قائم رکھنے والا ہے اور میں اسی کی طرف رجوع کرتا ہوں۔''

تو اسے بخش دیا جائے گا۔ اگرچہ اس نے میدان جنگ سے بھاگنے کا ہی ارتکاب کیا ہو۔''

سنن الترمذی:3577

سیّد الاستغفار کی فضیلت:

سیدنا شداد بن اوس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: سید الاستغفار (یعنی بخشش مانگنے کی جتنی بھی دعائیں ہیں ان سب کی سردار دعا) یہ ہے:

اَللّٰهُمَّ أَنْتَ رَبِّي لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ خَلَقْتَنِي وَأَنَا عَبْدُكَ وَأَنَا عَلٰى عَهْدِكَ وَوَعْدِكَ مَا اسْتَطَعْتُ أَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا صَنَعْتُ أَبُوءُ لَكَ بِنِعْمَتِكَ عَلَيَّ وَأَبُوءُ لَكَ بِذَنْبِي فَاغْفِرْ لِي فَإِنَّهُ لَا يَغْفِرُ الذُّنُوبَ إِلَّا أَنْتَ.

''اے اللہ! تو میرا رب ہے، تیرے علاوہ کوئی معبود نہیں، تو نے مجھے پیدا کیا اور میں تیرا بندہ ہوں، تیرے عہد پر ہوں اور تیرے وعدے پر ہوں جتنی مجھ میں استطاعت ہے، میں تیری پناہ میں آتا ہوں اس برائی سے جو میں نے کی، میں تیرے لیے تیری ان نعمتوں کا اقرار کرتا ہوں جو تو نے مجھ پر انعام فرمائی ہیں اور میں میں تیرے سامنے اپنے گناہ کا اعتراف کرتا ہوں، سو تو مجھے بخش دے کیونکہ تیرے علاوہ کوئی بخشش نہیں سکتا۔''

یہ دعا بتلانے کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((مَنْ قَالَهَا مِنَ النَّهَارِ مُوقِناً بِهَا، فَمَاتَ مِنْ يَوْمِهِ قَبْلَ أَنْ يُمْسِيَ فَهُوَ مِنْ أَهْلِ الجنة، وَمَنْ قَالَهَا مِنَ اللَّيْلِ وَهُوَ مُوقِنٌ بِهَا فَمَاتَ قَبْلَ أَنْ يُصْبِحَ فَهُوَ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ)).

جو شخص اس دعا پر یقین رکھتے ہوئے دن کے وقت پڑھے اور اس دن شام سے پہلے فوت ہو جائے تو وہ جنتی ہوگا اور جو اس پر یقین رکھتے ہوئے رات کے وقت پڑھے اور صبح سے پہلے فوت ہو جائے تو وہ بھی جنتی ہوگا۔

صحیح البخاری:5947

إعداد: حافظ فیض اللہ ناصر إشراف: حافظ شفیق الرحمن زاہد حفظہ اللہ

الحکمۃ انٹرنیشنل

......لاہور......